اسلامیات

سوال نمبر 1: کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ اسلامی تہذیب نے یورپی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا؟

تعارف:

نشاۃ ثانیہ جسے یورپ کی سیاسی، فکری اور سائنسی بیداری کا دور کہا جاتا ہے وہ اچانک ہی وجود میں نہیں آئی بلکہ یہ ایک طویل جدو جہد کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد اسلامی تہذیب نے رکھی اسلام کے سنہری دور میں جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تو مسلمان اس وقت علم، فلسفہ، سائنس، طب، ریاضی اور ہر شعبے میں عروج پر تھے بغداد، قرطبہ، غرناطہ جیسے مراکز نے اپنے علوم و فنون سے نہ صرف ترقی کی بلکہ یورپ میں بھی منتقل کیا مسلمان مفکرین ابن سینا، ابن الہیثم، الخوارزمی نے فکری و سائنسی وہ بنیاد رکھی جس پر یورپ کی نشاۃ ثانیہ کی عمارت تعمیر ہوئی یہ کہنا بالکل ٹھیک ہوگا کہ اسلامی تہذیب نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے چراغ کا کام کیا اور ایک نئے دور کی بنیاد رکھی۔

یورپ کا تاریخی پس منظر:

یورپ کی نشاۃ ثانیہ سے پہلے کا جو دور تھا اسے یورپ کا تاریکی

اسلامیات

سوال نمبر 1: کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ اسلامی تہذیب نے یورپی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا؟

تعارف:

نشاۃ ثانیہ جسے یورپ کی سیاسی، فکری اور سائنسی بیداری کا دور کہا جاتا ہے وہ اچانک ہی وجود میں نہیں آئی بلکہ یہ ایک طویل جدو جہد کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد اسلامی تہذیب نے رکھی اسلام کے سنہری دور میں جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تو مسلمان اس وقت علم، فلسفہ، سائنس، طب، ریاضی اور ہر شعبے میں عروج پر تھے بغداد، قرطبہ، غرناطہ جیسے مراکز نے اپنے علوم و فنون سے نہ صرف ترقی کی بلکہ یورپ میں بھی منتقل کیا مسلمان مفکرین ابن سینا، ابن الہیثم، الخوارزمی نے فکری و سائنسی وہ بنیاد رکھی جس پر یورپ کی نشاۃ ثانیہ کی عمارت تعمیر ہوئی یہ کہنا بالکل ٹھیک ہوگا کہ اسلامی تہذیب نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے چراغ کا کام کیا اور ایک نئے دور کی بنیاد رکھی۔

یورپ کا تاریخی پس منظر:

یورپ کی نشاۃ ثانیہ سے پہلے کا جو دور تھا اسے یورپ کا تاریکی

دور یعنی Dark Ages کہا جاتا ہے یہ دور ظلم کا دور تھا جہاں چرچ کی حکمرانی تھی سائنسی تحقیق اور غور و فکر کو گناہ سمجھا جاتا تھا انسان غلام تھا دوسری جانب مسلم دنیا میں سائنسی انقلاب برپا تھا مسلمانوں نے تحقیق، فلسفہ، مشاہدہ اور تجربہ کو علم کا ذریعہ بنایا یہی وہ دور تھا جب علم اندلس سے لے کر یورپ تک منتقل ہوا۔

اسلامی تہذیب کا یورپی نشاۃ ثانیہ میں کردار

اسلامی تہذیب جب عروج پر تھی تو اس نے نہ صرف مسلم دنیا بلکہ مغربی تہذیب کی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا یورپی نشاۃ ثانیہ میں اسلامی تہذیب کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔

1) خلافت کا نظام

جب مسلمانوں نے سپین پر حکمرانی کی تو سب سے پہلے سپین میں خلافت کا نظام بنایا اور اسلام کے سیاسی نظام کی بنیاد رکھی مسلمانوں نے نہ صرف اکثریت بلکہ اقلیتوں کو بھی ان کے پورے پورے حقوق قرآن و سنت کی روشنی میں دیے۔

2) سائنس و ٹیکنالوجی

مسلمان صدیوں پہلے تعلیم سے واقف تھے مسلم مفکرین جیسے الخوارزمی (ریاضی) خابر بن حیان (کیمسٹری) ابن الہیثم (آپٹکس) اور البیرونی (جغرافیہ) کے نظریات یورپ کی جامعات میں پڑھائے گئے۔ الخوارزمی نے الجبرا اور الگورتھم کا تصور دیا جو جدید ریاضی کی بنیاد بنا ابن سینا کی کتاب قانون فی الطب صدیوں تک یورپ کی جامعات میں پڑھائی جاتی تھی مسلم مفکرین کی دیگر اور اصطلاحات عربی زبان سے یورپ میں منتقل ہوئیں۔

3) فن اور فنِ تعمیر

اسلامی تہذیب نے فن اور فنِ تعمیر میں مغربی تہذیب پر گہرے اثرات مرتب کیے مغرب میں دیواروں کی سجاوٹ اور کتابوں کی آرائش کے لیے عربی خطاطی اور اسلامی تہذیب کے اسلوب اپنائے گئے۔ قرطبہ کی جامع مسجد کا طرز یورپی تعمیرات میں نظر آتا ہے یورپ کی عمارات کے ساتھ فوارے اور آبی نہریں دکھنا اسلامی اثرات کی نشانی ہے اس کے علاوہ دروازے، کھڑکیاں،

محرابیں، بلند مینار اسلامی فن سے تعمیر کیے گئے۔

4) زرعی انقلاب

اسلامی تہذیب کے زرعی انقلاب کا جو اثر مغرب پر پڑا وہ اندلس اور مشرقِ وسطیٰ سے ہوتا ہوا یورپ میں منتقل ہوا مسلمانوں نے ایشیا، افریقہ اور عرب ممالک کی فصلیں یورپ میں متعارف کروائیں مسلمانوں نے زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے بہت سی تکنیکیں استعمال کیں جس نے یورپ میں انقلاب برپا کیا قرطبہ میں زرعی تجربہ گاہیں، نہری نظام اور فصلوں کی کثرت نے یورپ کے لوگوں کو متاثر کیا مسلمانوں نے کاشت کے لیے چاند اور سورج کے کیلنڈر کو استعمال کیا جس نے یورپ کو سائنسی بنیاد بھی فراہم کی۔

5) انتظامیہ

خلفاء وقت نے سلطنت کے مختلف حصوں میں گورنر تعینات کیے جو خلیفہ کو جواب دہ ہوتے اور ہر عوامی معاملات سے آگاہ کرتے تھے یورپ نے اسی اسلامی طرز سے متاثر ہو کر بیوروکریسی کا مضبوط نیٹ ورک قائم کیا

یہ انقلاب یورپ میں 17 ویں صدی میں آیا جبکہ مسلمانوں نے کئی صدیوں پہلے ان طرز کو اپنایا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے احتساب عدالت اور پولیس کا محکمہ قائم کیا قاضی کی عدالت کا دروازہ ہر وقت لوگوں کے لیے کھلا رہتا تھا جہاں قاضی خلیفہ سے بھی بالاتر تھا اور فیصلے انصاف کی بنیاد پر کیے جاتے تھے قاضی کا ادارہ عدل کے لیے ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا تھا مغرب میں قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی آزادی اسی طرز سے متاثر ہے آج کے دور کا پارلیمانی نظام اور کابینہ کی مشاورات جیسے تصورات کی ابتدائی جھلک اسلامی نظام میں پائی جاتی ہے۔

6) کاغذ سازی کا فن

کاغذ سب سے پہلے چین میں ایجاد ہوا۔ 751ء میں تلاس کی جنگ میں مسلمانوں نے چینی قیدیوں سے کاغذ سازی کا ہنر سیکھا یہ ہنر اندلس، سمرقند، بغداد، دمشق اور قرطبہ میں عام ہو گیا مسلمانوں نے چینی کاغذ سازی کو بہتر بنا کر سستا اور پائیدار کاغذ بنایا بغداد میں 8 ویں صدی میں پہلی کاغذ ساز فیکٹری

قائم ہو بحر میں قرطبہ اور دمشق میں بھی
قائم ہوئی یہ کاغذ قرآن، حدیث، فقہ
اور سائنس کی کتابیں لکھنے کے لیے استعمال
کیا گیا جس سے علم محفوظ ہوتا گیا اسپین
کے راستے کاغذ سازی یورپ میں داخل ہوئی
اور 12ویں صدی میں یورپ کی پہلی کاغذ
ساز فیکٹری کی بنیاد رکھی گئی۔

6) ثقافتی و تمدنی اثرات

اسلامی تہذیب

نے یورپ کی تہذیب پر گہرا اثر مرتب
کیا مسلمانوں کے قیمتی اور نفیس لباس
اور زیبائش و آرائش سے یورپ کی
اشرافیہ متاثر ہوئی عربی قالین، تکیے
کمبل، پردے، عطر و دیگر اشیا یورپ
میں متعارف ہوئی۔ یورپی شاہی درباروں
تک مسلمانوں کے کھانے کے آداب، گفتگو
کے آداب اور تحفہ و تکریم کے آداب
پہنچے مسلمان حکمرانوں کے کتب خانے، شفا
خانے، حمام اور بازار مغرب کے لیے
ماڈل بنے اور یورپ نے ان کو اپنے ہاں
نافذ کیا۔

Day: Date:

8) تجارت و بینکاری

مسلمانوں نے ایشیاء افریقہ اور یورپ تک تجارتی نیٹ ورک قائم کیے مسلمان تاجر سلک روڈ اور یورپی تاجر بحر ہند کا راستہ تجارت کے لیے استعمال کرنے لگے مسلمانوں نے بینکنگ کے اصول متعارف کروائے جیسے حوالہ ایک غیر رسمی رقم کی منتقلی کا نظام اس کے لیے کسٹم ڈیوٹی مالیات، بیت المال اور سرکاری خزانے سے متعلق علم کو فروغ دیا یورپی سیاح مارکو پولو نے مسلمان تاجروں کی تعریف کی

حاصل تمام:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی تہذیب نے یورپی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا یورپ کی جدید ترقی میں اسلامی تہذیب کی جھلک دکھائی دیتی ہے مسلمان نے علم و فنون، طب، ٹیکنالوجی، سائنس، زراعت، فن تعمیر، طرز زندگی آداب، تجارت، بینکاری غرض ہر شعبے میں مغربی تہذیب کو متاثر کیا آج یورپ کی طرز میں اسلامی طرز کی بنیاد نمایاں نظر آتی ہے یہ اندلس سے لے کر یورپ تک پھیلی اور یورپ کو متاثر کیا۔

Day: Date:

سوال نمبر 2
انتہا پسندی

تعارف

آج ہمارا معاشرہ جن مسائل سے دوچار ہے
ان میں سے اہم مسئلہ انتہا پسندی ہے جس کی وجہ
سے امن متاثر ہوتا ہے انتہا پسندی نفرت، خوف
اور تنازع کو فروغ دینے والے عقائد و اعمال
کے ذریعے امن، سلامتی، انسانی حقوق اور
سماجی یکجہتی کو نقصان پہنچاتی ہے اس کے تدارک
کے لیے تعلیم، شعور و آگہی، میڈیا کا مثبت
کردار، مؤثر قوانین کا نفاذ، شخصی تعمیری
سماجی و معاشی انصاف، اعتدال، امیری غریبی
کے فرق کو ختم کرنا، دینی مدارس میں مذہب
کی درست تعلیم کو اجاگر کرنا ضروری ہے
جس سے انتہا پسندی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

انتہا پسندی کا معنی و مفہوم:

انتہا پسندی کے لیے
عربی زبان میں غلو کا لفظ استعمال ہوا ہے
جس کا مطلب ہے حد سے تجاوز کرنا یا گزر جانا
انگریزی زبان میں اس کے لیے Extremism کا لفظ
استعمال ہوا ہے اس کا مفہوم ہے ایسے خیالات
نظریات یا رویے جو میانہ روی سے ہٹ کر

Date:

شدت اختیار کریں

انتہا پسندی کے تدارک کے لیے اقدامات

انتہا پسندی ہر معاشرے کا ایک اہم مسئلہ ہے اس سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں اگر اس کو حل نہ کیا گیا تو معاشرہ تباہی کے دہانے تک پہنچ جاتا ہے انتہا پسندی کے تدارک کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات ضروری ہیں

1) تعلیم کے ذریعے شعور و آگہی کا فروغ

انتہا پسندی کی جڑ جہالت اور لاعلمی ہوتی ہے جب ایک فرد تعلیم کی روشنی سے محروم ہوتا ہے تو وہ آسانی سے شدت پسندی کا شکار ہو جاتا ہے تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جو معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے ذہنوں کو کھولتی ہے انسانوں میں اخلاقی اقدار کو پروان چڑھاتی ہے تعلیمی نصاب میں سائنس فلسفہ کے ساتھ انسانی حقوق اور اچھے شہریوں کی خصوصیات اور آداب شامل کرنے چاہیں مدارس کو بھی جدید سائنسی، معاشی اور سماجی علوم سے آراستہ کیا جائے تاکہ وہ بھی قوم کی ترقی کا حصہ بن سکیں. تعلیمی اداروں میں مکالماتی سرگرمیاں اور امن کی تعلیم کے پروگرام شروع کیے جائیں تاکہ نوجوان

Date:

نوجوان عملی طور پر امن اور برداشت کی قدر و قیمت کو سمجھیں۔

2) میڈیا کا مثبت کردار

میڈیا ایک طاقتور ذریعہ ابلاغ ہے جو عوامی رویوں پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے ٹی وی، ریڈیو اخبارات اور مختلف سوشل میڈیا کے ذرائع نوجوان ذہنوں پر اثرانداز ہوتے ہیں اور معاشرتی رجحانات کو متعین کرتے ہیں اس لیے انتہا پسندی کے خلاف جدوجہد میں میڈیا کا مثبت کردار بہت اہم ہے میڈیا کو چاہیے کہ وہ اپنی نشریات میں نفرت انگیز تقاریر، اشتعال پسند مواد کی روک تھام کرے میڈیا نہ صرف خبریں دینے کا ذریعہ نہ بنے بلکہ قومی تربیت اور فکری اصلاح عوام کی کرے۔ یہی پرامن اور باشعور معاشرے کو تشکیل دے سکتا ہے۔

3) موثر قانون سازی اور نفاذ

حکومت کو چاہیے کہ وہ انتہا پسند سرگرمیوں کے خلاف سخت اقدامات کرے۔ ہر ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے سخت قوانین بنائے اور ان کا نفاذ

Day: Date:

کرے۔ قوانین صرف کاغذ کی حد تک نہیں بلکہ اس کے عملی نفاذ کے لیے مؤثر اقدامات اور تربیت فراہم کرے قانون نافذ کرنے والے ادارے جدید دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید تربیت اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرے۔ ایسے عناصر جو کسی بھی شدت پسندی کو ہوا دیتے ہیں ان کے خلاف فوری کارروائی کرے اور مشکوک سرگرمیوں کی روک تھام کرے۔

4) عدالتی نظام کو مؤثر بنانا

عدالتی نظام کو بھی تیز اور مؤثر بنایا جائے تاکہ شدت پسند عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے عدالت شواہد کی بنا پر ان کو سزائیں دے اور تحقیقی طریقہ کار کو جلد سے جلد بروئے کار لائے۔

5) سماجی و معاشی انصاف کا قیام

انتہاپسندی کے فروغ میں مذہبی اسباب نہیں بلکہ سماجی اور معاشی اسباب بھی ہیں جب معاشرے میں غربت بے روزگاری اور طبقاتی فرق بڑھ جائے گا تو افراد مایوسی اور محرومی کا شکار

Date:

ہو جاتے ہیں یہی احساس محرومی انہیں شدت پسند گروہوں کے لیے آسان ہدف بن جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ وسائل کی منصفانہ تقسیم کرے غربت کی روک تھام کرے اور روزگار کے مواقع پیدا کرے فلاحی منصوبوں اور ہنر مندی کے پروگرامز اور نوجوانوں کے لیے کاروباری معاونت کے اقدامات کیے جائیں شہریوں کو برابر کے حقوق، شفاف عدالتی نظام اور بنیادی انسانی حقوق مہیا کیے جائیں تو معاشرے میں انتہا پسندی کا فروغ ختم ہو سکتا ہے

6) مذہبی رہنماؤں کا تعمیری کردار

علمائے کرام اور مذہبی قائدین بھی معاشرے میں گہرا اثر رکھتے ہیں ان کے ذریعے اعتدال کو فروغ دیا جائے اور مذہبی پیغام عام کیا جائے مذہب کے نام پر تشدد، اور تفرقہ انگیز کو روکا جائے تمام مکاتبِ فکر کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے تاکہ بات چیت کے ذریعے معاملات کو آسانی سے حل کیا جا سکے۔

حاصل تمام:

انتہا پسندی ایک چیلنج ہے جس کا مقابلہ طاقت سے نہیں بلکہ تعلیم ہمایی

Date: ____________ Day: ____________

سماجی و معاشی انصاف اور فکری اصلاح سے کیا جا سکتا ہے اگر ریاست، معاشرہ، مذہبی رہنما، میڈیا اور عوام مل کر اس مسئلے کا حل کریں تو ایک پر امن اور ترقی یافتہ معاشرہ بن سکتا ہے۔

CamScanner